



GILLETTE: میرا صدر

GILLETTENARRATIVE.COM — بلیے — GILLETTE AUDIO

صدر بیٹھا نہیں تھا۔ وہ ڈوب رہا تھا۔ نہ بول رہا تھا، نہ دیکھ رہا تھا، نہ حکم دے رہا تھا۔ بمشکل سانس لے رہا تھا۔ اُن دنوں میں سے ایک دن جب بڑے سے بڑے آدمی بھی سردی میں باہر چھوڑ دیے گئے بچوں جیسے لگتے ہیں۔

میں نے اسے دور سے دیکھ لیا اور ایک عاشقانہ ملاقات کا بندوبست کیا — دو دوست خواتین۔ وہ اس کے پہلو میں آ پہنچیں، چپ چاپ۔ نہ میک اپ، نہ کوئی ترغیب۔ بس موجود۔ گویا کسی نے انہیں وہاں ایک ایسا خلا بھرنے کے لیے رکھ دیا ہو جو بھرنے سے انکاری تھا۔

اس نے اُس آدمی کی سی مشقت سے آنکھیں اٹھائیں جو پتھر اٹھا رہا ہو، میری طرف دیکھا، اور سنجیدہ چہرے کے ساتھ پوچھا: یہ کون ہیں، نینڈو؟ میں جواب دیے بغیر مسکرا دیا۔ اس نے اصرار کیا:

— “نینڈو... تمہارا کیا خیال ہے... کیا یہ طوائفیں ہیں؟”

اس کی آواز ٹوٹی ہوئی تھی۔ نہ طنز، نہ بدنیتی۔ صرف خوف۔ اس بات کا خوف کہ وہ ایک ایسا آدمی بن چکا ہے جسے محض تنہائی کا احساس مٹانے کے لیے کسی کو پیسے دینے پڑتے ہیں۔

اس نے زندگی میں کبھی کسی عورت کی قیمت ادا نہیں کی تھی — مگر ان کی خاطر اس نے اکثر اپنی جیبیں خالی کی تھیں۔ پہلی جیب: نوٹوں کی ایک موٹی گڈی، طاقت کی نمائندگی کے لیے۔ باقی: ریزگاری، گویا یہ کہنے کو کہ میں صرف وہی خرچ کرتا ہوں جو میں خود چنتا ہوں۔

میں قریب گیا، آہستہ آہستہ، جیسے کسی ایسے شخص کے پاس جاتے ہیں جو کنارے پر کھڑا ہو۔

— ”نہیں، صدر۔ یہ طوائفیں نہیں ہیں۔“

اس نے تھوک نگلا، جیسے کسی فیصلے کا منتظر ہو۔

— ”تو پھر یہ کیا ہیں؟“

— ”یہ متبادل ہیں، صدر۔“

خاموشی۔ پہلے تو وہ سمجھا نہیں۔ پھر معنی آ پہنچے۔

— ”متبادل... کس چیز کا؟“

— ”ہر اُس چیز کا جو آپ اب اپنے طور پر محسوس نہیں کر سکتے۔“

دونوں عورتیں مجھے دیکھتی رہیں، مگر انہوں نے نظریں نہیں جھکائیں۔ وہ لیتی ہیں — ہمیشہ — مگر مانگتی کبھی نہیں۔

وہ وہاں لبھانے کے لیے نہیں تھیں۔ وہ ایک بلیک ہول کو بھرنے کے لیے موجود تھیں۔

صدر نے سانس اندر کھینچی، آہستہ سے۔ ایک آنسو — صرف ایک — بے آواز گرا۔

— ”نینڈو... میں گر رہا ہوں۔“

— ”میں جانتا ہوں، صدر۔ مگر آج نہیں۔“

اور ایک سیکنڈ کے لیے، اُس لمحے میں، وہ پھر سے خود بن گیا۔ کردار نہیں۔ علامت نہیں۔ آدمی۔

”میرا صدر“ کا آدمی۔

سلام، بیچے